21740-رمضان المبارک میں باجماعت نماز تراویح سنت ہے بدعت نہیں

سوال

کیا باجماعت نماز تراویح بدعت شمار ہوگی کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ایسا نہ تھا، بلکہ سب سے پہلے اسے شروع کرنے والے عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ ہیں ؟

پسندیدہ جواب

یہ کہنا کہ نماز تراویح بدعت ہے، سراسر غلط اور ناانصافی ہے، بلکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ :

کیا یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کی سنت ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں ایسا نہیں تھا، بلکہ یہ عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور میں ہوا ہے، یا کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ اور سنت ہے ؟!

لہذا بعض لوگوں کا دعوی ہے کہ یہ عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا طریقہ اور سنت ہے، اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ :

عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ نے ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ اور تمیم داری رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو گیارہ رکعات پڑھائیں، اور ایک رات عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ باہر نکلے تو لوگ نماز ادا کر رہے تھے، تو عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہنے لگے :

"یہ بدعت اور طریقہ اچھا ہے"

یہ اس کی دلیل ہے کہ اس سے قبل یہ مشروع نہ تھی ....

لیکن یہ قول ضعیف ہے، اور اس کا قائل صحیحین وغیرہ کی اس حدیث سے غافل ہے کہ :

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو تین راتیں قیام کروایا اور چوتھی رات نماز نہ پڑھائی، اور فرمایا: مجھے خدشہ تھا کہ تم پر فرض نہ کر دیا جائے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (872).

اور مسلم شریف کے الفاظ یہ ہیں :

"لیکن مجھے یہ خوف ہوا کہ تم پر رات کی نماز فرض کر دی جائے اور تم اس کی ادائیگی سے عاجز آجاؤ"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1271).

لہذا سنت نبویہ سے تراویح ثابت ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے تسلسل کے ساتھ جاری نہ رکھنے کا مانع ذکر کیا ہے نہ کہ اس کی مشروعیت کا، اور وہ مانع اور علت فرض ہو جانے کا خدشہ تھا، اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات سے یہ خوف زائل ہو چکا ہے، کیونکہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو وحی بھی منقطع ہو گئی اور اس کی فرضیت کا

خدشہ بھی جاتا رہا، لہذا جب انقطاع وحی سے علت زائل اور ختم ہو چکی جو کہ فرضیت کا خدشہ اور خوف تھا، تو معلول کا زوال ثابت ہو گیا، تو پھر اس وقت اس کا سنت ہونا واپس پلٹ آئے گا. اھ

دیکھیں: الشرح الممتع لابن عثیمین (78/4).

اور صحیحین میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کام بھی کرنا پسند کرتے اور اسے صرف اس خدشہ سے ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل شروع کر دینگے اور یہ ان پر فرض کر دیا جائے گا...

صحیح بخاری حدیث نمبر (1060) صحیح مسلم صلاۃ المسافرین حدیث نمبر (1174).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنی امت پر مکمل شفقت و مہربانی کا بیان پایا جاتا ہے. اھ

لہذا یہ کہنا کہ نماز تراویح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں بلاوجہ اور غلط ہے، بلکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے، صرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خدشہ کے پیش نظر اسے ترک کیا تھا کہ کہیں یہ امت پر فرض نہ ہو جائے، اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو یہ خدشہ جاتا رہا.

اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ مرتدین کے ساتھ لڑائی اور جنگ میں مشغول رہے، اور پھر ان کی خلافت کا عرصہ بھی بہت ہی قلیل (دو برس) ہے، اور جب عمر رضی اللہ تعالی عنہ کا دور آیا اور مسلمانوں کے معاملات درست ہو گئے تو لوگ رمضان المبارک میں اسی طرح نماز تراویح کے لیے جمع ہو گئے جس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جمع ہوئے تھے.

لہذا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جو کچھ کیا ہے وہ زیادہ سے زیادہ یہ ہے کہ انہوں اس سنت کا احیاء کیا اور اسے کی طرف واپس گئے.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم.